# سورة البقرة

## آيات ٢٠٢ ـ ٢١٠

أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ج وَمَنْ تَاَخَّرَ
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لا لِمَنِ اتَّقٰى ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ
قَلْبِهٖ لا وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ
يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ
اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ط وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ
﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ
الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ۲۱۰

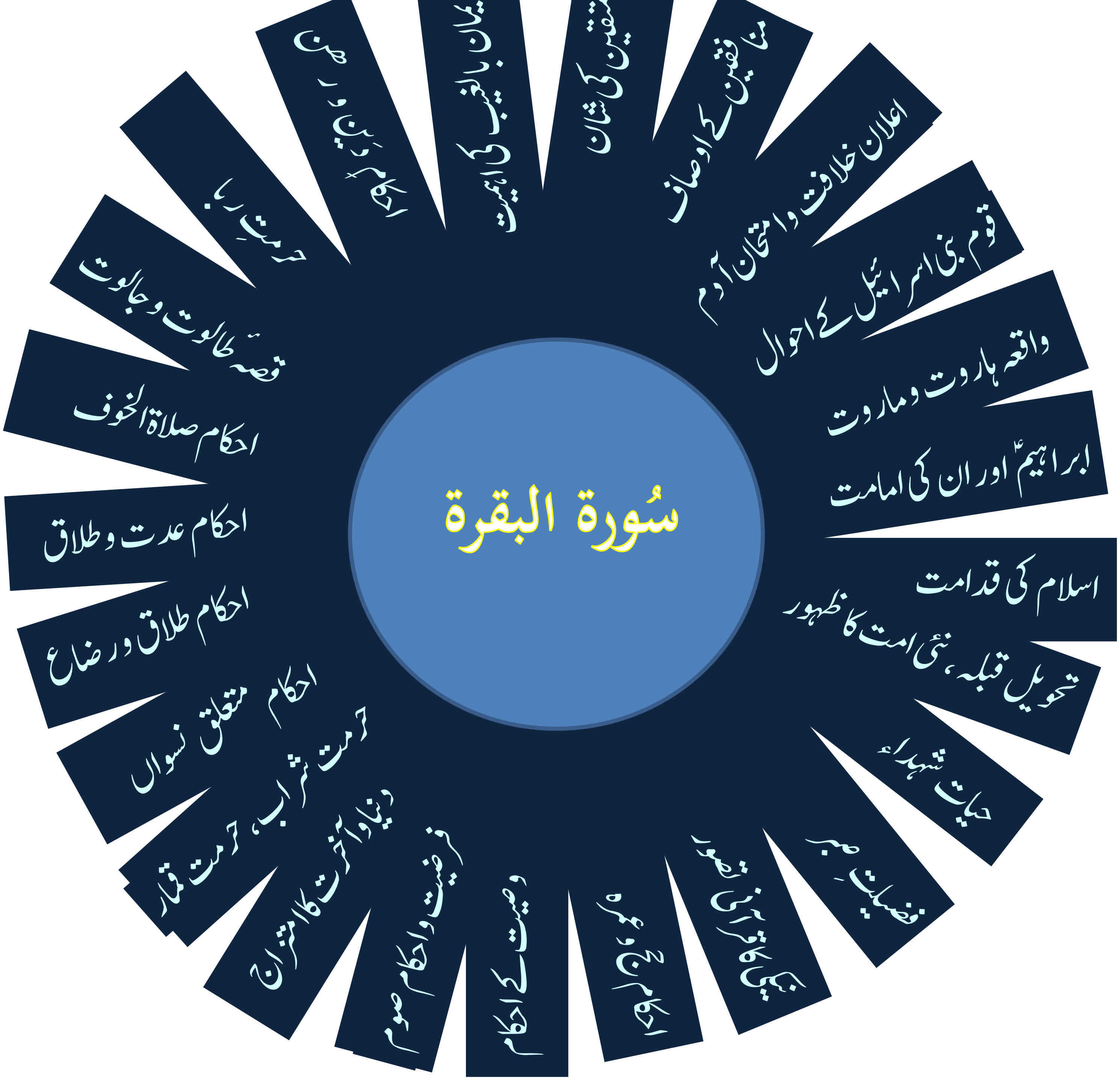

سُورۃ البقرۃ
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

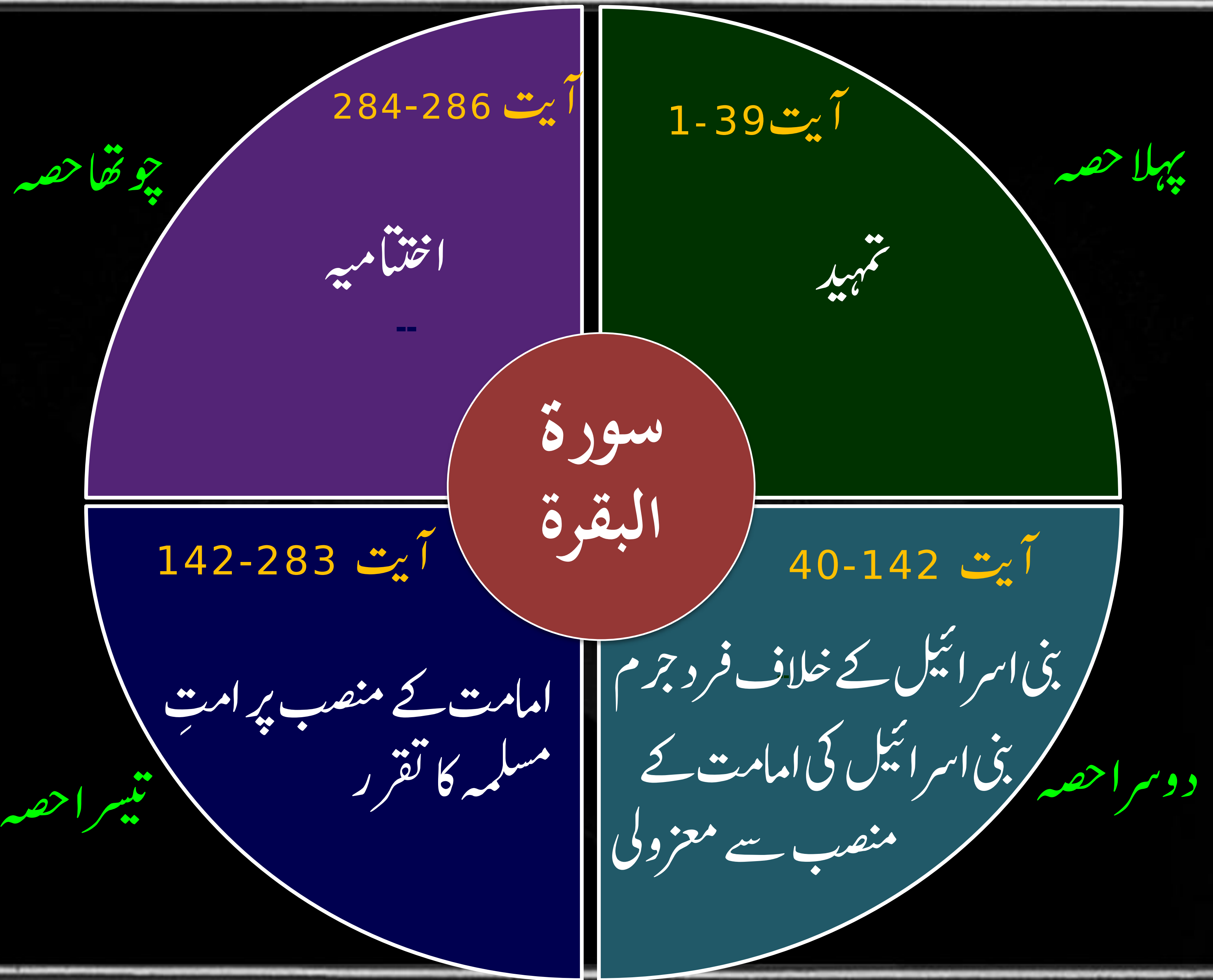
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

# آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت ( مسلمہ ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علي الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

**اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو**

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام- کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ

- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

أُولَٰٓئِكَ لَهُمۡ نَصِيبٞ مِّمَّا كَسَبُواْۚ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾

أُولَٰٓئِكَ - وہ لوگ ہیں

لَهُمۡ نَصِيبٞ - جن کے لیے ہے ایک حصہ

نَصَبَ يَنصُبُ (وَيَنصِبُ)، نَصۡبًا ❶ کسی چیز کو گاڑنا، جمانا ❷ تکلیف دینا

نصیب : گاڑا ہوا (مقرر کردہ) حصہ | اس کا اصل نصاب کہلاتا ہے

مِّمَّا كَسَبُواْ - اس میں سے جو انہوں نے کمایا

وَٱللَّهُ - اور اللہ تعالیٰ

سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ - تیز ہے حساب لینے میں

ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصہ پائیں گے اور اللہ کو حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ - اور تم یاد رکھو

فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ - گنے ہوئے دنوں میں

فَمَنْ تَعَجَّلَ - پس جس نے جلدی کی

فِیْ یَوْمَیْنِ - دو دنوں میں

فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ - تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر

وَمَنْ تَاَخَّرَ - اور جس نے تاخیر کی

فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ - تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر

لِمَنِ اتَّقٰی - اس کے لیے جس نے تقویٰ کیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تم تقویٰ کرو اللہ کا

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اَنَّكُمْ - کہ تم

اِلَيْهِ - اس کی طرف

تُحْشَرُوْنَ - جمع کیے جاؤ گے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ
تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٠٣

یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہییں پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھیر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں بشر طیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہو اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے

**Celebrate the praises of Allah during the Appointed Days. But if any one hastens to leave in two days, there is no blame on him, and if any one stays on, there is no blame on him, if his aim is to do right. Then fear Allah, and know that ye will surely be gathered unto Him.**

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ

## حج کے متعلق مزید احکام

- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخیں ہیں جن میں یوم نحر کے بعد منیٰ میں قیام کیا جاتا ہے (ان دنوں کو ایام تشریق کہا جاتا ہے)
- یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ایام تشریق میں منیٰ سے مکہ کی طرف واپسی خواہ ۱۲ ذی الحجہ کو ہو یا تیرھویں تاریخ کو، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔
- اصل اہمیت اس بات کی نہیں کہ تم دو دن ٹھہرے یا تین دن، بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ جتنے دن بھی ٹھہرے ان میں اللہ کے ساتھ تمہارے تعلق کا کیا حال رہا؟
- اس لیے کہ اللہ کی یاد اور اس کے ساتھ قریبی تعلق سے ہی فکر و عمل میں تطہیر پیدا ہوتی ہے جو زندگی کو ایک نئی راہ پہ ڈالنے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے
- اسلامی عبادات اور خاص طور پر مناسکِ حج میں بھی جس بات پہ بہت زور دیا گیا ہے وہ ہے ان عبادات اور مناسکی کی اصلی روح۔ اللہ کا تقویٰ

# مقاماتِ حج

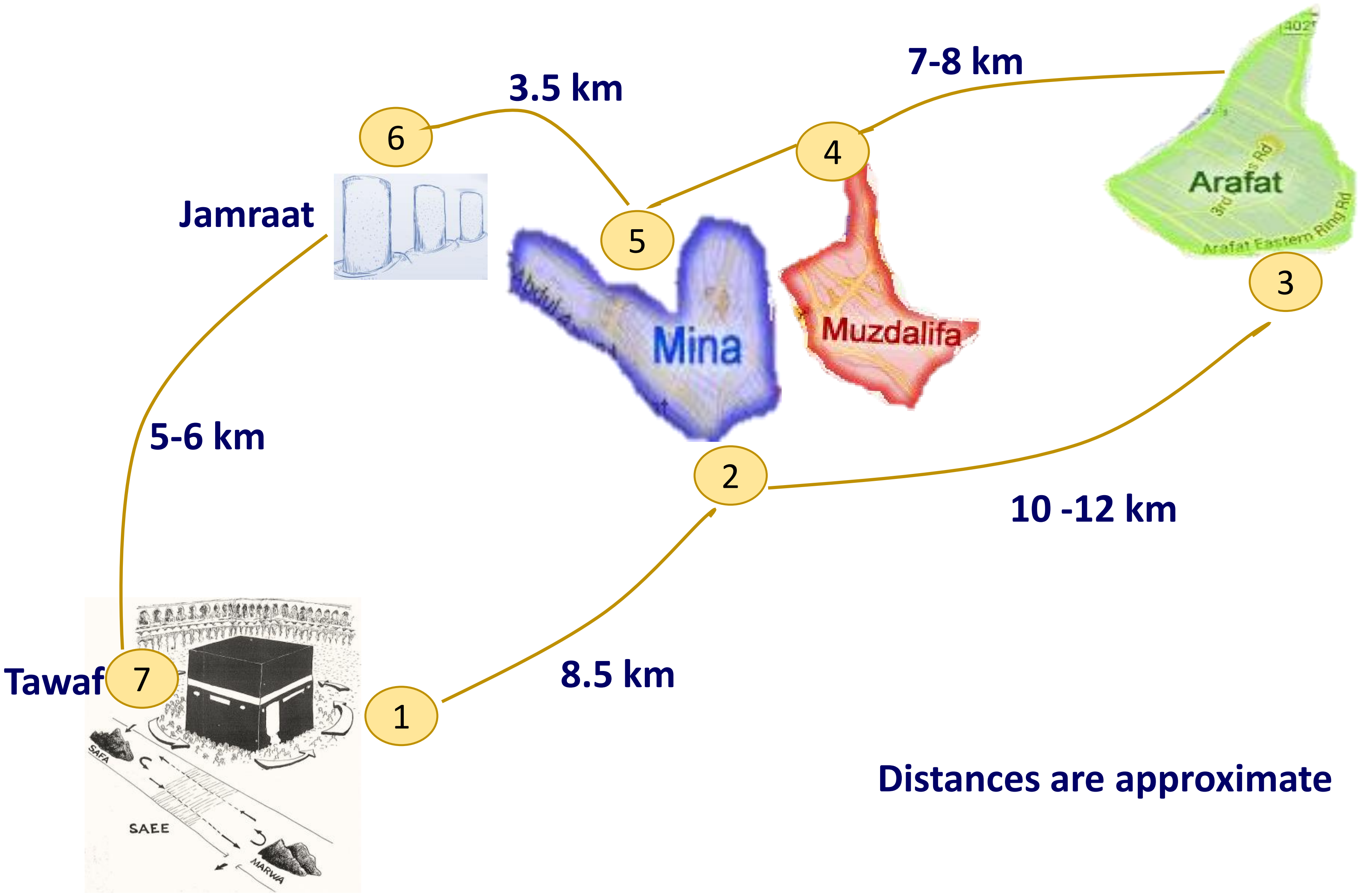


**Distances are approximate**

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

وَمِنَ النَّاسِ - اور لوگوں میں وہ بھی ہے

مَنْ يُّعْجِبُكَ - بھلی لگتی ہے تم کو

قَوْلُهٗ - جس کی بات

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - دنیا کی زندگی میں

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ - اور جو گواہ بناتا ہے اللہ کو

عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ - اس پر جو اس کے دل میں ہے

وَهُوَ اَلَدُّ - حالانکہ وہ انتہائی ہٹ دھرم

الْخِصَامِ - سخت جھگڑالو ہے

لَدَّ يَلَدُّ ، لَدًّا - کسی کی بات نہ ماننا، ہٹ دھرم ہونا

اَلَدُّ - (اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ) انتہائی ہٹ دھرم

خَصَمَ يَخْصِمُ ، خَصْمٌ - زبانی جھگڑا کرنا

خِصَامٌ جھگڑالو
خَصِمٌ کی جمع

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے، جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھیراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے

**There is the type of man whose speech about this world's life May dazzle you , and he calls Allah to witness about what is in his heart; yet is he the most contentious of enemies.**

محمد اقبال

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

## نفاق میں ڈوبا ہوا کردار

- اَلَدُّ الْخِصَام ۔ کے معنی ہیں وہ دشمن جو تمام دشمنوں سے زیادہ ٹیڑھا ہو ۔ یعنی جو حق کی مخالفت میں ہر ممکن حربے سے کام لے۔ کسی جھوٹ، کسی بے ایمانی، کسی غدر و بد عہدی اور کسی ٹیڑھی سے ٹیڑھی چال کو بھی استعمال کرنے میں تامل نہ کرے
- منافقین کی ایک قسم وہ تھی کہ بڑے چاپلوس اور چرب زبان تھے۔ان کی گفتگو ایسی ہوتی تھی گویا وہ توبڑے ہی مخلص اور بڑے ہی فداکار ہیں اور ان کا عمل نیک نیتی پر مبنی ہے
- لیکن ان کا کردار انتہائی گھناؤنا تھا۔ان کی ساری بھاگ دوڑ رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی مخالفت میں ہوتی تھی۔ان کے بارے میں فرمایا کہ ان کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت اچھی لگتی ہیں لیکن یہ کردار سے خالی گفتار کے غازی ہیں
- اپنی عملی کمزوریوں اور عقیدے کی خرابیوں پر اپنی چرب زبانی اور خوش گفتاری سے پردہ ڈالے رکھتے ہیں۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ وَالنَّسۡلَ ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

وَاِذَا تَوَلّٰى - اور جب وہ لوٹتا ہے (جب وہ والی بنتا ہے)

تَوَلّٰی يَتَوَلّٰی ، تولّيًا (۷)
۱-پیٹھ پھیرنا ۲-والی بننا

سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ - تو وہ بھاگ دوڑ کرتا ہے زمین میں

لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا - تاکہ وہ فساد کرے اس میں

وَيُهۡلِكَ - اور (تاکہ) وہ برباد کرے

الۡحَرۡثَ - کھیتی کو

وَالنَّسۡلَ - اور (مویشیوں کی) نسل کو

(نسل - الگ ہونا، اونٹوں سے اُون جھڑنے کا عمل...)

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ - نہیں پسند کرتا فساد کرنے والوں کو

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

جب اُسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اُس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسلِ انسانی کو تباہ کرے حالاں کہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا

But whenever he prevails, he goes about the earth spreading corruption and destroying [man's] tilth and progeny: and God does not love mischief

محمد اقبال

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَـرۡثَ وَالنَّسۡلَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

## قوت واقتدار اور منافقین

- تولّٰی کے دونوں معنی (والی بننا اور پیٹھ پھیرنا) یہاں مراد لیے ہیں قاضی بیضاوی نے تفسیر میں
- منافقین کی خصلت یہ ہے کہ وہ بظاہر کتنا بھی اسلام اور پیغمبر کے ساتھ مخلص ہونے کا دعویٰ کریں اور دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اپنی فدائیت کا یقین دلائیں لیکن حقیقت میں جب بھی انھیں کہیں اقتدار ملے گا یا کسی بھی دائرے میں غلبہ نصیب ہوگا تو وہ اسلام کے ساتھ اپنے تعلق کے دعوؤں کو بالکل بھول جائیں گے اور وہ وہی روش اختیار کریں گے جس کا یہاں ذکر ہے
- اپنی طاقت کو اللہ کے دین کی سربلندی اور خلق خدا کی خدمت میں صرف کرنے کی بجائے ان کے پیش نظر صرف یہ ہوگا کہ وہ اپنے طاقت کے اظہار سے اپنی طاقت کا بھرم قائم کریں۔ انھیں اس کے لیے کوئی ایکشن کرنا پڑے، کھیتیاں تباہ کرنی پڑیں، قتل عام کرنا پڑے وہ کبھی اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ (تاریخ اور موجودہ دور میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں ...)
- یہ سبق بھی۔ کہ اگر قوت واقتدار حاصل ہو تو طرزِ عمل کیا ہو؟ ........

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ‌ؕ وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

وَاِذَا -اور جب

قِيۡلَ لَهُ - کہا جاتا ہے اس سے

اتَّقِ اللّٰهَ -ڈر اللہ سے

اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ- تو پکڑتا ہے اس کو غرور ( جھوٹی عزت کا )

بِالۡاِثۡمِ -گناہ کے سبب سے

فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ-پس کافی ہے اس کو جہنم

وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ - اور یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے ( جہنم )

مَھْد جھولا، گود، پنگھوڑا

مَھاد بچھی ہوئی چیز۔ ٹھکانہ

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ‌ؕ
وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر، تو اپنے وقار کا خیال
(غرور) اُس کو گناہ پر جما دیتا ہے ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی
کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے

When it is said to him, "Fear Allah", He is led by arrogance to (more) crime. Enough for him is Hell;-An evil bed indeed (To lie on)!

محمد اقبال

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾

وَمِنَ النَّاسِ - اور لوگوں میں وہ بھی ہیں

( ش ر ي )

مَنْ يَّشْرِىْ - جنہوں نے سودا کیا

شَرَى يَشْرِي ، شِرًى و شِراءً
خریدنا یا بیچنا، تبادلہ، سودا

نَفْسَهُ - اپنی جان کا

ابْتِغَآءَ - جستجو کرنے سے

( ب غ ي ) اِبْتَغَى يَبْتَغِي ، اِبتِغَاءً چاہنا، طلب کرنا (VIII)

مَرْضَاتِ اللّٰهِ - اللہ کی مرضات ( رضا ) کو

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

رَءُوْفٌ - بے انتہا نرمی کرنے والا ہے

بِالْعِبَادِ - بندوں سے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ
رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

(دوسری طرف) انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے، جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے اور ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے

**And there is the type of man who gives his life to earn the pleasure of Allah: And Allah is full of kindness to (His) devotees.**

محمد اقبال

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

## اسلامی قافلے کا اصل اثاثہ - سابقہ آیت میں مذکور کردار کا فوری تقابل (simultaneous contrast)

- مسلمان معاشرے کی حوصلہ افزاء تصویر بھی- کہ ان کے اندر ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جنھوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی رضاجوئی کے لیے قربان کرنے کا عزم کر رکھا ہے، جن کی زندگی کا مقصد اللہ کی رضاجوئی کے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ اللہ ہی کے لیے جینا اور اللہ ہی کے لیے مرنا پسند کرتے ہیں
- ان میں قطعی اکثریت ان مخلص مسلمانوں کی ہے جن کے پیش نظر اسلام کی سربلندی کے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ اپنا تن من دھن اللہ کی راہ میں لٹانے کا عہد کر چکے ہیں، سخت مشکل حالات میں بھی انھوں ن کھرا ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ مال کی ضرورت پڑی ہے تو انھوں نے بڑھ چڑھ کر ایثار کرنے سے تامل نہیں کیا۔ جان دینے کا وقت آیا ہے تو انھوں نے گردن کٹوانے سے دریغ نہیں کیا۔ ہجرت کا حکم آیا تو انھیں وطن چھوڑنے میں ذرا پس و پیش نہیں ہوا۔ بدر اور احد کے میدان میں اپنے خونی رشتوں کے خلاف تلوار نکالنے میں انھیں تامل نہ ہوا۔ اللہ کے رشتے کے سامنے وہ اپنا ہر رشتہ کاٹ چکے ہیں اور اسلام کے مفاد کے مقابلے میں ہر مفاد کو شکست دے چکے ہیں — یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کا اثاثہ ہیں، لوگوں کے لیے روشنی کے مینار ہیں، اللہ ان کے ساتھ شفقت اور مہربانی کا معاملہ فرمائے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۲۰۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

سِلم ۱- اطاعت ۲- تسلیم ۳- سلامتی - مفسرین کے نزدیک یہاں اسلام مراد ہے

ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ - تم داخل ہو اسلام میں

كَاۗفَّةً - کل کے کل

کَفّ: ہاتھ کی ہتھیلی

کَاۗفَّة : وہ چیز جو کسی کو انتہا پر لے جا کر روک دے

انتہائی، ساری، پوری، مکمل

وَلَا تَتَّبِعُوْا - اور نہ پیروی کرو

( خ ط و )

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ - شیطان کے نقوش قدم کی

خُطوة - دو قدموں کا درمیانی فاصلہ

step - نقشِ قدم

اِنَّهٗ لَكُمْ - بے شک وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ - دشمن ہے کھلا (واضح)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِى السِّلۡمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ
الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۰۸﴾

اے ایمان لانے والو ! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور
شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

**O you who believe! enter into Islam completely ; and follow not the footsteps of the Satan; for he is to you an avowed enemy.**

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

## ایمان کے دعوے داروں سے اللہ کا مطالبہ

- خطاب کا روئے سخن اگرچہ منافقین کی طرف لیکن الفاظ میں عموم (generalization) ہے اس کے مخاطبین میں منافقین، کمزور ایمان مسلمان اور مومنین صادقین سب شامل ہیں
- ایمان والوں سے یہ اہم ترین مطالبہ قرآن میں دونوں (مثبت اور منفی) اسالیب میں کیا گیا ہے تاکہ اس کے الفاظ میں، اس کے مفہوم، معانی اور فہم میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ رہے
- اس آیت (۲۰۸) میں یہ مطالبہ مثبت (Positive) اسلوب میں ۔ کسی استثنا کے بغیر اپنی پوری زندگی کو اسلام کے تحت لے آؤ، تمہارے خیالات، تمہارے نظریات، تمہارے علوم، تمہارے طور طریقے، تمہارے معاملات، اور تمہاری سعی و عمل سب کے سب اسلام کے تابع ہوں
- آیت ۸۵ میں یہی مطالبہ سلبی (Negative) اسلوب میں -اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ -
- کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو پھر جو تم میں سے ایسا کرے اس کی یہی سزا ہے کہ دنیا میں ذلیل ہو اور قیامت کے دن بھی سخت عذاب میں دھکیلے جائیں

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ

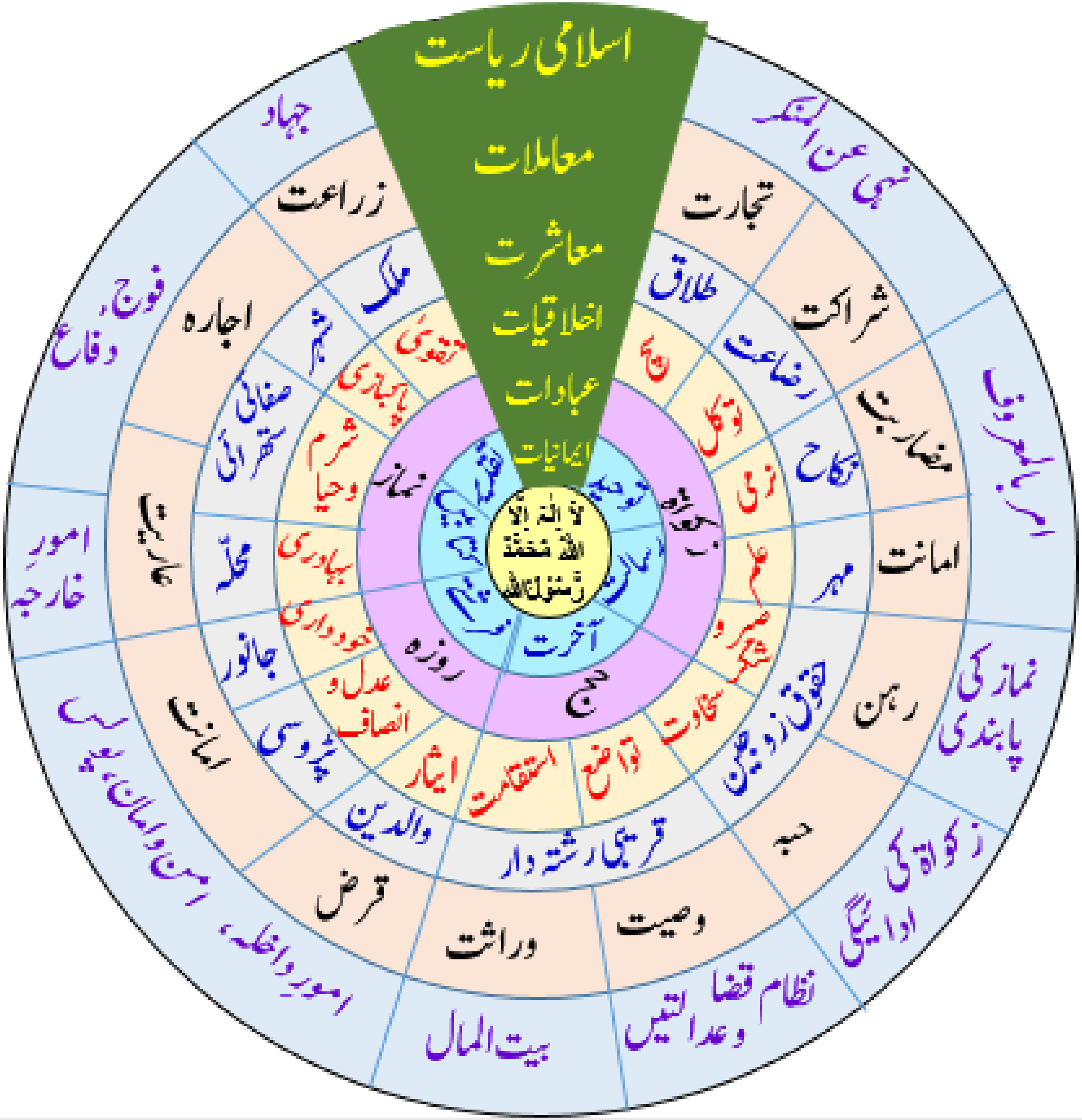


يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۰۹﴾

فَاِنۡ - پھر اگر

زَلَلۡتُمۡ - تم ڈگمگا گئے (ز ل ل)

زَلَّ يَزِلُّ ، زَلاًّ ... لڑکھڑانا، پھسلنا، غلطی کرنا

مِّنۡۢ بَعۡدِ - اس کے بعد

مَا جَآءَتۡكُمُ - جو تمہارے پاس آئے

الۡبَيِّنٰتُ - واضح احکام

فَاعۡلَمُوۡۤا - تو جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ

عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ - غالب حکمت والا ہے

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۰۹﴾

جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں، اگر ان کو پالینے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی، تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے

**If you backslide after the clear (Signs) have come to you, then know that Allah is Exalted in Power, Wise.**

محمد اقبال

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۰۹﴾

## اتمام حجت کے بعد

- بینات سے مراد وہ واضح تنبیہات ہیں جو قرآن کریم نے شیطان کی چالوں سے بچانے اور اس کے فتنوں سے آگاہ کرنے کے لیے جا بجا بیان فرمائی ہیں۔
- حق کے واضح ہو جانے کے بعد اور پیشگی تنبیہات سے خبردار کرنے کے باوجود اگر تم نے شیطان کے نقوش قدم پر چلنا نہ چھوڑا تو پھر یاد رکھو کہ تم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔اس کی سلطنت اپنی جگہ پر قائم رہے گی۔اس کی بے پناہ قدرت میں کوئی کمی نہیں آئے گی
- اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہو گی اور اس کی پکڑ میں حکمت بھی ہے
- اگر اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہو کہ اس سرکش کو ابھی ڈھیل دینا چاہیے تو اسے فوراً پکڑ نہیں لیا جاتا۔بلکہ اسے ڈھیل دی جاتی ہے۔اسی لیے عزیز کے ساتھ حکیم کا ذکر بھی آیا ہے
- نہ جا اُس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اُس کی

ڈر اُس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۲۱۰﴾

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ - کیا وہ انتظار کرتے ہیں

اِلَّاۤ اَنۡ - سوائے اس کے کہ

يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ - آئے ان کے پاس اللہ

فِىۡ ظُلَلٍ - سائبانوں میں

ظُلَّةٌ کی جمع- معنی سائبان، بدلیاں

مِّنَ الۡغَمَامِ - بادلوں کے

غَمَامَةٌ کی جمع- معنی سفید بادل

وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ - اور فرشتے

وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ- اور فیصلہ کیا جائے سارے مسئلے کا

وَاِلَى اللّٰهِ - اور اللہ کی طرف ہی تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ - لوٹائے جائیں گے امور

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۠﴿۲۱۰﴾

کیا وہ انتظار کرتے ہیں کہ اللہ ان کے سامنے بادلوں کے سایہ میں آ موجود ہو اور فرشتے بھی آ جائیں اور فیصلہ ہی کر ڈالا جائے؟ آخر کار سارے معاملات پیش تو اللہ ہی کے حضور ہونے والے ہیں

**Will they wait until Allah comes to them in canopies of clouds, with angels (in His train) and the question is (thus) settled? Ultimately, all matters will be presented to Allah for decision.**

محمد اقبال

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع

## نفس کا دھوکہ

- جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح احکامات اور تنبیہات آ جانے کے بعد بھی کج روی سے باز نہیں آتے تو کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا جلال دکھائے اور فرشتوں کی افواج قاہرہ کے ساتھ ظاہر ہو کر ان کا حساب چکا دے ؟
- اس دنیا میں انسان کی ساری آزمائش صرف اس بات کی ہے کہ وہ حقیقت کو دیکھے بغیر مانتا ہے یا نہیں۔ اللہ کے یہاں اس ایمان کی قیمت ہے، جو بن دیکھے لایا جائے (ایمان بالغیب)
- اگر غیب کی تمام حقیقتوں کو آنکھوں کے سامنے کھول دیا جائے تو پھر انسان کی آزمائش تو ختم ہو جاتی ہے۔ اور پھر جزا اور سزا کا تصور بھی کوئی معنی نہیں رکھتا
- انسان کا نفس اسے یہ پٹی پڑھاتا ہے کہ دین کے اس حصے پر تو آرام سے عمل کرتے رہو جو آسان ہے، باقی پھر دیکھا جائے گا۔ گویا میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔
- اور دوسری ترغیب یہ دیتا ہے کہ ابھی تمہارے اوپر بہت ذمہ داریاں ہیں ان سب سے فارغ ہو کے دین کا کام کر لینا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ جو مر گیا اسکی قیامت آ گئی